تبصرے

ہفت رنگ از پنڈت بال مکند عرش بی۔اے۔ تقطیع متوسط صفحات ۱۹۲ کتابت طباعت عمدہ، قیمت مجلد تین روپئے، پتہ :۔ ہندوستان میں، رہنمائے تعلیم بک ڈپو مفتی والان دہلی، پاکستان میں شیخ محمد اسمٰعیل پانی پتی دفتر رہنمائے تعلیم رام گلی ۳ لاہور۔

ہفت رنگ پنجاب کے مشہور شاعر عرش صاحب ملسیانی کے کلام کا نہایت پاکیزہ اور نکھرا ہوا مجموعہ ہے جیسا کہ نام سے ظاہر ہے شاعر نے اس مجموعے میں اپنا کلام سات رنگوں میں پیش کیا ہے پہلا رنگ "خونِ آدم" دوسرا رنگ "نوائے عشق" تیسرا رنگ "واردات" چوتھا رنگ "سوز وگداز" پانچواں رنگ "متفرقات" چھٹا رنگ "خرابات" ساتواں رنگ "گیت"

ساتوں رنگوں میں ہر رنگ ظاہری اور معنوی حسن و دل آویزی کا نہایت اچھوتا مرقع ہے اور شاعر کی پختہ مذاقی اور خوش فکری کی دلیل روشن۔

عرش ہماری زبان کے نہایت کہنہ مشق، سنجیدہ مذاق اور خوش گو شاعر ہیں اور قدیم وجدید دونوں اسکولوں میں مقبول و ہر دل عزیز ہیں،

بقول جوش ملیح آبادی "ان کی شاعری میں روح اور بیان میں حرارت ہے" اور بقول تیری حمید اختر عرش شعر کے کلاسیکل انداز کو کبھی نہیں چھوڑتے اور جیسا کہ علامہ برج موہن دتاتریہ کیفی نے کہا ہے "چونکہ ان کی تعلیم میں مشرقی اور مغربی دونوں ادب داخل تھے مذاق سلیم اور طبیعت ہمہ گیر تھی انھوں نے دونوں کے محاسن کو اپنے کلام میں سمو لیا جیسا اثر اور لوچ ان کی غزل میں ہے ویسا ہی زور اور دقت نظران کی نظموں میں ہے گیت بھی خوب لکھتے ہیں ان میں تاثر اور روانی قابل تعریف ہے پاکیزہ جذبات کے ساتھ موسیقیت بھی ہے"

دوسری بہت سی خصوصیتوں کے علاوہ عرش کی یہ خصوصیت خاص طور پر قابل داد ہے کہ ان کی غزلیں خیالات و جذبات کی جدت کے ساتھ پوری طرح رنگین و لطیف بھی ہوتی ہیں

وہ پڑا نے ساغر میں بادۂ نو کچھ اس طرح بھرتے ہیں کہ ہر مکتب خیال کا صاحب ذوق سرد ھننے لگتا ہے ،، خون آدم ،، کی کسی کسی نظم میں مذہب پر ایک لطیف قسم کا طنز بھی نظر آتا ہے۔

مثلاً کم ظرف دنیا والی نظم کا ایک شعر ہے

جو دھرم پہ بیتی دیکھ چکے "ایمان" پہ جو گذری دیکھ چکے   اس "رام" "رحیم" کی دنیا میں انسان کا جینا مشکل ہے

۱۹۴۷ء میں مذہب کے نام پر وحشت و بربریت کے جو ہولناک مظاہر دیکھے گئے ہیں، اس کے بعد ترقی پسند اور حساس شاعروں کے کلام میں اگرچہ اس طرح کے طعنے کچھ زیادہ تعجب خیز نہیں ہیں تاہم خوب ہوتا اگر یہ صاف ستھرا "دستہ گل" ان سے آلودہ نہ ہوتا، شاعر کو معلوم ہے کہ "رام" و "رحیم" کی دنیا میں محبت، خدمت، رواداری، چشم پوشی اور صبر و برداشت کے علاوہ کوئی چیز نہیں ہے یہ جو کچھ ہو رہا ہے اس کی ذمہ داری غلط کار اور غلط اندیش جھوٹے مذہب پرستوں پر ہے جو مذہب اور مذہب کی حقیقی تعلیمات سے یکسر بیگانہ ہیں بہرحال اس نفیس مجموعے کی تمام غزلیں، نظمیں، گیت، ارباب ذوق کے مطالعہ کے لائق ہیں اور ہر طرح کی داد کی مستحق ہیں کسی بہت صاف شفاف چیز پر معمولی سا دھبہ کبھی کبھی بری نظر سے بچانے کے لئے بھی ہوتا ہے،

اردو کی بے بسی اور بے نوائی کے اس دور میں خود ستائے ہوئے ہندوؤں کے ایسے دل پذیر کلام کی اشاعت اس بات کی ضمانت ہے کہ اس لطیف و شیریں زبان کو کوئی اندھی طاقت اور کوئی بہرہ تعصب سرزمین ہند سے مٹا نہیں سکتا۔

(ع)

*